از: امام ولی اللہ دہلویؒ

عیاشانہ زندگی کے خطرناک نتائج

بادشاہوں اور امیروں کی اس طرح عیاشانہ زندگی بسر کرنے سے بہت سے خطرناک امراض پیدا ہو گئے جو حیاتِ معاشری کے ہر شعبے میں داخل ہو گئے اور یہ حالت ایسی ہمہ گیر ہو گئی کہ وبا کی طرح ساری مملکت میں سرایت کر گئی اور اس سے نہ بازاری بچا اور نہ دیہاتی، نہ امیر محفوظ رہا نہ غریب یہاں تک کہ ہر شخص اس کی خرابیاں دیکھ کر مگر علاج نہ پا کر عاجز آ گیا اور بے حد و نہایت مالی مصائب میں مبتلا ہو گیا۔

اس ہمہ گیر مالی مصیبت کا سبب یہ تھا کہ یہ سامانِ عیش کثیر دولت صرف کیے بغیر حاصل نہ ہو سکتا تھا اور مالِ خطیر اور تاجروں وغیرہ پر نئے ٹیکس لگانے اور پہلے کے لگے ہوئے ٹیکس بڑھانے کے سوا حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ پھر ان لوگوں کو طرح طرح سے تنگ کر کے ٹیکس وصول کیے جاتے تھے اور اگر ٹیکس دینے سے انکار کرتے تو ان کے خلاف فوجی کارروائی کی جاتی، اور انہیں گرفتار کر کے طرح طرح سے عذاب دیا جاتا تھا اور اگر وہ اطاعت شعاری کے ساتھ ٹیکس ادا کرتے رہتے تو ان سے ٹیکس وصول کرتے کرتے ان کو گدھوں اور بیلوں کے درجے پر پہنچا دیا جاتا جن سے آب پاشی فصل کاٹنے اور گاہنے کا کام لیا جاتا ہے اور جن کو صرف اس لیے زندہ رکھا جاتا ہے کہ ان سے حاجت براری کی جاتی ہے اس تنگ حالی اور بے سر و سامانی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یہ عوام ٹیکس ادا کرنے اور اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے کمانے کے سوا اور کوئی کام کر ہی نہیں سکتے چہ جائیکہ سعادتِ اُخروی کے متعلق کچھ سوچ سکیں اور رفتہ رفتہ ان میں اس طرح فکر کرنے اور سوچنے کا مادہ ہی فنا ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ملک میں ایک شخص بھی ایسا نہیں رہتا کہ وہ مادی اسباب کے حصول سے اوپر نظر اٹھا کر غیر مادی کائنات کے اصولِ حیات کے مطابق بھی کوئی حرکت کر سکے۔

(حجۃ اللہ البالغہ)

از: امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ

سوسائٹی کی تشکیلِ نو کی ضرورت

شاہ ولی اللہؒ ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے جو کہ خود بڑا صاحبِ مال و جائیداد نہ تھا لیکن شاہی اور جاگیردارانہ نظام کے بچے کھچے حصے کا وارث وہ ضرور تھا اس لیے قدرتاً شاہ صاحب کے ہاں میانہ روی اور اعتدال ہے۔

آج میں اپنے نوجوانوں کو انقلاب کے اس درجے پر لانا چاہتا ہوں۔ موجودہ حالات میں جن سے آج ہم دوچار ہیں انتہا پسندی بڑی خطرناک ہے اور پھر یہ مصلحتِ زمانہ کے بھی خلاف ہے ہاں اگر کوئی اس سے آگے جانا چاہتا ہے تو میرا یقین ہے، کہ قرآن اس کو اس منزل تک بھی لے جا سکتا ہے میرے نزدیک آج اشتراکیت کو جو اعلیٰ فکر دینے کا دعویٰ کرتی ہے قرآن کا فکر اس سے بھی بلند ہے اس لیے قرآن آج بھی ترقی پسند انسانیت کے لیے مشعلِ راہ ہو سکتا ہے۔

شاہ ولی اللہؒ سلطنت کے امراء و اکابر کے ذریعہ انقلاب لانا چاہتے تھے اس میں وہ ناکام رہے لیکن ان کا انقلابی فکر ایک جماعت میں راسخ ہو گیا ان کے بعد ان کے صاحبزادے شاہ عبد العزیزؒ نے قوم کے متوسط طبقے کو اپنا مخاطب بنایا اور انکی تربیت کر کے مسلمانوں کی سلطنت کی گرتی ہوئی عمارت کو تھامنے کی کوشش کی۔ بالاکوٹ میں انکی کوششوں کا جو انجام ہوا وہ سامنے ہے اس کے بعد دہلی اور صادق پور (پٹنہ) سے دو تحریکیں شروع ہوئیں اور دونوں ناکام ہوئیں۔ اب وہ سوسائٹی جسے شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ اور ان کے سلسلے کے بزرگ اصلاحی تدبیروں سے بچانا چاہتے تھے بالکل ٹوٹ چکی ہے۔ اب ضرورت ہے بالکل نئی سوسائٹی کی اور اس کی تشکیل میں میرے نزدیک ہمیں شاہ صاحب کے پیش کردہ عمومی اصولوں سے مدد مل سکتی ہے ہمارے مخاطب اب عوام اور نچلے متوسط طبقے ہونے چاہئیں۔

(ملفوظات و طیبات مولانا سندھیؒ صفحہ ۲۳۶)